رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۵ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۳ نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۰۷

رائے صاحب لالہ جواہر لال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ انچارج پولیس قادیان کے عہد کے چند واقعات

قادیان میں قیام امن کے متعلق پولیس نے اپنا فرض کہاں تک ادا کیا۔

احرار نے جب ہر طرف سے ناکام و نامراد ہو کر اور ملک میں شورش و فتنہ پیدا کر کے لوگوں کو لوٹنے کی کوئی اور صورت نہ پا کر قادیان میں اپنا اڈا قائم کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں کے خلاف بدزبانی اور اشتعال انگیزی کو انتہا تک پہنچاتے ہوئے تمام امن شکن اور ظالمانہ ہتھیاروں کے ساتھ دھاوا بول دیا۔ تو اس کے ساتھ ہی قادیان میں پولیس بھی پہونچ گئی۔ اور جوں جوں جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شرارتیں اور ایذا رسانیاں بڑھتی گئیں۔ پولیس کی طاقت میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ حتےٰ کہ اس کی نفری بڑھتے بڑھتے ایک سو پچیس سپاہیوں تک ہو گئی۔ معمولی پولیس کے علاوہ ملٹری پولیس بھی رکھی گئی۔ اور جنوری ۳۵ء میں اس کا انچارج ایک ذمہ دار افسر رائے صاحب لالہ جواہر لال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو بنا کر قادیان میں تعینات کر دیا گیا۔

اس پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ فتنہ و فساد کی راہیں مسدود ہو جاتیں۔ شرارت کا انسداد ہو جاتا۔ یا کم از کم اس میں کمی واقعہ ہو جاتی۔ احمدیوں کو قیام امن کی ذمہ دار پولیس احرار کے ان مظالم سے محفوظ رکھتی۔ جو ان پر کھلم کھلا کئے جا رہے تھے۔

(۱)

اور جنکی غرض جماعت احمدیہ کے مقدس مذہبی مرکز میں فساد پھیلانا تھی۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ بلکہ حالات نے پہلے سے بھی بدتر صورت اختیار کر لی۔ ان باتوں نے جو پہلے خطرات کی صورت رکھتی تھیں۔ واقعات کی شکل اختیار کرنی شروع کر دی۔ اور حالات نزاکت کی انتہا کو پہونچ گئے۔ چونکہ لالہ جواہر لال صاحب قادیان میں اپنی انتظامی قابلیت کا ثبوت پیش کرنے اور قیام امن کے متعلق اپنے فرائض ادا کرنے کے بعد واپس جا چکے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت نے اس عرصہ میں پولیس کے بہت بڑے اخراجات برداشت کر کے اور ایک اعلےٰ پوزیشن کے افسر کو انچارج بنا کر قیام امن کا جو انتظام کیا۔ اس پر مختصر طور پر تبصرہ کیا جائے اور دکھایا جائے۔ کہ حالات کس قدر بدترین حالت کو پہونچ گئے ؛

(۱)

احرار نے قادیان میں اپنا نمائندہ ملا عنایت اللہ جو بٹھا رکھا تھا۔ اگرچہ وہ اپنی تقریروں میں پہلے بھی نہایت بدزبانی اور درشت کلامی کرتا رہتا تھا۔ لیکن پولیس کی تعداد میں اضافہ ہونے اور لالہ جواہر لال صاحب کے انچارج بننے کے ساتھ ہی وہ اپنی فتنہ پردازی اور اشتعال انگیزی میں انتہا کو پہونچ گیا۔ ۱۷۔ جنوری کو لالہ جواہر لال صاحب قادیان میں متعین پولیس کے انچارج بنائے گئے۔ اور ۱۸۔ جنوری بروز جمعہ ملا عنایت اللہ نے مسجد ارائیاں میں نہایت ہی امن شکن تقریر کی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف نہایت ہی ناپاک اور دل دوز الفاظ استعمال کئے۔ اس کے بعد ہر جمعہ کو اسکی شرارت اور کمینگی میں اضافہ ہوتا گیا۔ اس کی تقریروں کے اقتباسات پیش کر کے قیام امن کے ذمہ دار افسروں کو بار بار توجہ دلائی گئی۔ کہ اس فتنہ انگیزی کا انسداد کریں۔ مگر ذرہ بھر بھی توجہ نہ کی گئی۔ اور احراری ملا کو کھلی چھٹی دے دی گئی۔ کہ جماعت احمدیہ کی دل آزاری کے لئے وہ جو کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اس میں بڑھتا جائے ؛

(۲)

ہر جمعہ کو تو قادیان میں اس نے گندی سے گندی تقریریں جاری رکھیں۔ اور باقی ایام میں وہ اردگرد کے دیہات میں پھر کر احمدیوں کے خلاف بدزبانی کرتا۔ اور لوگوں کو سخت اشتعال دلاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ قرب و جوار کے کئی دیہات میں لوگوں نے احمدیوں کو سخت مصائب میں مبتلا کر دیا۔ ان کو مارا پیٹا گیا۔ بعض کو اپنے گھروں سے نکال دیا گیا۔ پیشہ ور لوگوں کو ان کا کام کرنے سے روک دیا گیا۔ بعض جگہ پانی تک بند کر دیا گیا۔ یہ سب حالات پوری تفصیل کے ساتھ پیش کئے جاتے رہے۔ مگر ان کے انسداد کے لئے کوئی حرکت نہ کی گئی۔ اور ہر گاؤں کے احمدیوں کو کلیۃً احرار کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ؛

(۳)

احرار نے قادیان میں زبانی طور پر جماعت احمدیہ کی دل آزاری کرنے اور اشتعال دلا کر فساد پیدا کرنے کے علاوہ نہایت ہی گندے اور ناپاک لٹریچر کو پھیلانا بھی شروع کر دیا۔ اور مارچ ۳۵ء میں ایک نہایت ہی گندہ اور بے حد اشتعال انگیز طول طویل پوسٹر ایک بورڈ پر چسپاں کر کے بر سر بازار عام گزرگاہ پر کئی دن لگائے رکھا۔ اس میں احمدیوں کو قتل کرنا مسلمانوں کا فرض بتایا گیا۔ احمدیوں کے اموال اور املاک کو ڈاکہ زنی اور زبردستی لوٹ لینے اور تباہ کر دینے کی تحریک کی گئی۔ احمدیوں کی عورتوں کو اغوا کر لینے پر اکسایا گیا۔ جس احراری نے یہ پوسٹر چسپاں کیا۔ اس کا نام بھی ہم نے پیش کر دیا۔ اور لکھ دیا۔ کہ اس کے متعلق ہمارے پاس شہادتیں موجود ہیں۔ پولیس نے اس اشتہار کی نقل تو کرا لی۔ مگر کئی دن تک اسے بازار میں رکھا رہنے دیا۔ اور پھر فساد انگیزی کی یہ انتہائی کوشش کرنیوالوں کے متعلق کوئی کاروائی نہ کی۔ حالانکہ یہ ایسا اشتہار تھا جسے حکومت کو بھی ضبط کرنا چاہئے تھا ؛

(۴)

۲۹، ۳۰ مارچ کی درمیانی رات کو عین اس وقت جبکہ قادیان میں نافذ شدہ دفعہ ۱۴۴ کی میعاد ختم ہو رہی تھی۔ ایک احمدی میاں محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کی دوکان پر آکر ایک احراری نے جس کی دوکان پر رات دن پولیس والوں کا جمگھٹا لگا رہتا۔ پہلے گالی گلوچ کی۔ اور پھر ہاتھا پائی پر اتر آیا اور بے تحاشا شور مچانا شروع کر دیا۔ اگرچہ پولیس کی چوکی بالکل قریب ہی تھی۔ مگر پولیس کا کوئی آدمی اس موقعہ پر نہ پہونچا۔ فساد کا سخت خطرہ محسوس کرتے ہوئے محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی دوکان بند کر دی۔ اور پولیس چوکی میں رپورٹ لکھانے اور فساد کے خطرہ کی اطلاع دینے گئے۔ پولیس نے بہت کچھ لیت ولعل کے بعد رپورٹ تو لکھ لی۔ لیکن باوجود بار بار اصرار کرنے کے فساد کے خطرہ کے انسداد کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ حالانکہ اس وقت محمد اسمٰعیل صاحب کی دوکان پر بہت سے احراری جمع تھے۔ جو فحش گالیاں دے رہے۔ اور فساد پر آمادہ تھے۔ پولیس کی طرف سے ناامید ہو کر محمد اسمٰعیل صاحب معہ دو تین احمدیوں کے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کو واقعہ کی اطلاع دینے کے لئے چلے گئے۔ لیکن جب وہ واپس اپنی دوکان کو جا رہے تھے۔ تو شارع عام پر بہت سے احراریوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ انہیں دھکے دے کر ایک مکان کے اندر لے گئے۔ اور اندر سے دروازہ بند کر کے ان کو مارنا شروع کر دیا۔ اس پر ان کے ساتھ کے احمدی دوڑے دوڑے پولیس چوکی میں پہونچے۔ اور جا کر بتایا کہ محمد اسمٰعیل صاحب کو حبس بے جا میں رکھ کر احراری مار رہے ہیں۔ اور ان کی جان خطرہ میں ہے۔ لیکن پولیس نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور باوجود اصرار کے پولیس کا کوئی آدمی موقعہ پر آنے کے لئے تیار نہ ہوا۔

پولیس کا اول تو یہ فرض تھا۔ کہ دفعہ ۱۴۴ کی موجودگی میں جب احرار کا ایک خلاف قانون مجمع ایک احمدی کی دوکان پر فساد کی نیت سے لاٹھیاں لے کر جمع ہوا تھا۔ اسی وقت اس کے خلاف کارروائی کرتی۔ پھر جب ایک احمدی کو حبس بے جا میں رکھ کر مارا پیٹا جا رہا تھا۔ اور اس موقعہ پر بھی پچیس تیس احراری جمع تھے۔ ان کی طرف متوجہ ہوتی۔ مگر کچھ بھی نہ کیا گیا۔

ان چند واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ لالہ جواہر لال صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے زیر انتظام پولیس قادیان میں قیام امن کے متعلق اپنے فرائض کس خوش اسلوبی اور کیسی سرگرمی کے ساتھ سرانجام دیتی رہی ہے۔

خطبات جمعہ کے متعلق حضرت امیر المومنین کا نہایت ضروری ارشاد

ہر احمدی کے لئے ان خطبات کا پڑھنا یا سننا اشد ضروری ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم نومبر ۱۹۳۵ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں گذشتہ ایک سال پر جبکہ احرار نے اصحاب فیل کی طرح قادیان پر حملہ کیا۔ تبصرہ فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی تائید و نصرت کا نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز رنگ میں ذکر فرمایا۔ اور ساتھ ہی جماعت کو مکمل کامیابی حاصل کرنے کے لئے مزید قربانیوں کی تحریک فرمائی۔ یہ خطبہ انشاء اللہ عنقریب خطبہ نمبر میں شائع کیا جائیگا۔ احباب کو چاہیئے اس کی اشاعت کا خاص انتظام کر کے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ اس کے کس قدر پرچے انکی خدمت میں بھیجے جائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں کئی اور خطبات ارشاد فرمانے کا اعلان کیا ہے۔ اور ساتھ ہی فرمایا ہے کہ ہر جماعت اس امر کا خاص طور پر انتظام کرے۔ کہ اپنے حالات کے مطابق جمعہ یا اتوار کے روز سب دوستوں کو جمع کر کے سنائے جائیں۔

حضور کے اس ارشاد سے خطبات کی اہمیت واضح ہے۔ اور ان کا نہ صرف ایک دفعہ سن لینا کافی ہے۔ بلکہ اپنے پاس رکھنا اور بار بار ان کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ یہ اعلان دیکھتے ہی اپنے اپنے ہاں کے احمدیوں کی تعداد کا اندازہ لگا کر اس کے مطابق خطبہ والے پرچہ کے متعلق اطلاع بھیجدیں۔ بعد میں ان خطبات کی کاپیاں ملنی مشکل ہوں گی۔ احباب کو اس بارے میں قطعاً تساہل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ (مینیجر الفضل)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۲۹ اکتوبر سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

گذشتہ سے پیوستہ

No.	Name	Place
35	Hakim Ghulam mahiuddin	Victoria St Singapore
36	Mohd Saddique	"
37	Ishaque	Saltpond Gold Coast
38	Hawa	" "
39	Issa	" "
40	Isa (Kobina Gyan)	" "
41	Mohammad	" "
42	Abbas	" "
43	Abdullah	" "
44	Musa	
45	Mohammed (Kobina of Asonsi)	Saltpond Africa.
46	Abu Baker	" "
47	Kasem	Saltpond Gold Coast.
48	Ayyub	" "
49	Maryam	" "
50	Saeed	" "
51	Adam	" "
52	Suleman	" "
53	Adam (Kofi)	" "
54	Usman	" "
55	Brahima	" "
56	Brahima (Brodyosi)	" "
57	Khadija.	" "
58	Alhassan	" "
59	Usman (Kobina)	" "
60	Alhassan	" "
61	Afua	" "
62	Awah	" "
63	Saeed Kofie	
64	Ameen Adam	" "
65	Ibrahim	" "
66	Adam Kofi Banbil	" (باقی)

حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق سخت کلامی کا نیا اعتراض

گالی اور اظہار واقعہ میں فرق

احرار کی شرارت

احرار جو اپنے افعال شنیعہ اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے مذموم فعل کے مرتکب ہونے کی وجہ سے صحیح الفاظ میں اشرار کہلانے کے مستحق ہیں۔ اور جن کی گندہ دہنی۔ یاوہ گوئی۔ اور ہرزہ سرائی اس قدر عام ہو چکی ہے۔ کہ ہر خاص و عام ان کے اس قبیح فعل سے واقف و آگاہ ہے۔ آجکل جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی پر نہایت ڈھٹائی سے یہ اعتراض کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالفین کو گالیاں دیں۔ اور سخت بُرا بھلا کہا ہے۔ ہر چند یہ سمجھایا جا چکا ہے۔ کہ اگر سخت کلامی کے اعتراض کا دائرہ ان کے اختیار کردہ رنگ میں وسیع کر دیا جائے۔ تو اس کی زد سے کسی مذہب کی کوئی مقدس کتاب۔ اور کوئی مقدس بانی نہیں بچ سکتا۔ حتےٰ کہ قرآن مجید۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث پر بھی زد پڑتی ہے۔ مگر احرار کا خمیر کچھ ایسی مٹی سے اٹھایا گیا ہے۔ کہ وُہ سمجھنے میں نہیں آتے۔ اور نہ اپنی تفرقہ پردازی سے باز آتے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں "مجاہد" (۲۲ اکتوبر) "میں" مرزا قادیانی اور لفظ حرامزادہ" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے قطع و برید کر کے بعض ایسی ناتمام عبارات نقل کی گئی ہیں۔ جن سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نہ ماننے والوں کو نعوذ باللہ حرامزادہ کہا ہے:-

قرآن کریم کے بعض الفاظ دشمنان اسلام کے متعلق

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ "ترجمان احرار" "مجاہد" میں جو لوگ سلسلہ احمدیہ کے خلاف اوٹ پٹانگ مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ انہیں قرآن کریم کے مطالعہ کی کبھی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ ورنہ وُہ کبھی تو خیال کرتے۔ کہ ان کے اعتراض کی زد قرآن کریم پر پڑ رہی ہے۔ وُہ یہ تو اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے بعض نہایت ہی خطرناک اور بدگو دشمنوں کو حرامزادہ کہا۔ مگر یہ بات بھول جاتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں بھی مخالفین کو زنیم کہا گیا ہے۔ جس کے معنے بداصل اور حرامزادہ کے ہیں۔ اس کے علاوہ القردۃ۔ الخنازیر حمرٌ۔ صمٌّ بکمٌ عمیٌ۔ شر الدواب مھین۔ ھماز۔ مشاءٍ بنمیم۔ مناعٍ للخیر۔ معتدٍ۔ اثیم۔ عتل نجس۔ رجس۔ شر البریہ۔ فمثلہٗ کمثل الکلب۔ عبد الطاغوت۔ اولیاء الشیطان۔ الخبیثات للخبیثین اور ایھا الجاھلون وغیرہ الفاظ بھی دشمنان اسلام کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں جن کا اُردو ترجمہ بندر۔ سوّر۔ گدھے۔ بہرے۔ گونگے۔ اندھے۔ حیوانات سے بدتر۔ ذلیل نکتہ چین۔ بھلائی سے محروم۔ حد سے بڑھنے والا۔ فاسق فاجر۔ سرکش۔ ناپاک۔ مجسم گند سب مخلوق سے بدتر۔ کتے کی مانند۔ شیطان کے مرید۔ شیطان کے دوست۔ خبیث اور جاہل قرار دیا گیا ہے۔ اب احرار بتائیں۔ کہ کیا ان کے نکتہ نگاہ کے ماتحت یہ اظہار حقیقت دشنام دہی میں داخل ہے:-

احادیث کے بعض الفاظ

پھر احادیث میں بھی بعض اس قسم کے الفاظ آتے ہیں۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں تکون فی امتی فزعۃ فیصیر الناس الیٰ علمائھم فاذا ھم قردۃ وخنازیر (کنز العمال جلد ۷۔ صفحہ ۱۹۰) یعنی میری امت میں ایک نہایت ہی ہولناک اور گھبرا دینے والا حادثہ ہوگا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے مگر وُہ انہیں بندروں اور سؤروں کی صورت میں پائیں گے۔ اسی طرح احادیث میں مسیح موعودؑ کا ایک کام یقتل الخنزیر قرار دے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعض لوگوں کو سؤر صفت قرار دیا ہے۔ اسی طرح بخاری میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودگی میں جب قریش مکہ کا سفیر عروہ ابن مسعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے شرائط طے کر رہا تھا۔ تو اس کے یہ کہنے پر کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اگر ذرا لڑائی تیز ہوئی۔ تو یہ مسلمان آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سخت طیش آیا۔ اور آپ نے اس سے کہا۔ امصص بظر اللات (بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد جلد ۲) جا اور لات بت کی شرمگاہ چوستا رہ۔

اخلاق فاضلہ کیا ہیں

درحقیقت اخلاق اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ تمام استعدادوں کو برمحل استعمال کرنے کا نام ہے نہ ہر جگہ نرمی اخلاق فاضلہ کہلاتی ہے۔ نہ ہر جگہ سختی قابل تعریف ہو سکتی ہے۔ بلکہ نرمی اور سختی عفو اور انتقام اپنے اپنے مقام پر استعمال ہونے کے بعد اخلاق فاضلہ میں شمار ہوتے ہیں انبیاء علیہم السلام چونکہ نہ صرف خود اخلاق کے تمام کمالات پر حاوی ہوتے ہیں۔ بلکہ معلم اخلاق بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ نرمی کی جگہ نرمی اور سختی کی جگہ سختی سے کام لیتے ہیں۔ اسی بنا پر مومنوں کی علامات میں سے خدا تعالےٰ نے اشداء علی الکفار بھی ایک علامت قرار دی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو واغلظ علیھم کا ارشاد فرمایا گیا ہے:-

گالی اور اظہار واقعہ

پھر گالی۔ اور اظہار واقعہ میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ گالی وُہ چیز ہے جس سے اظہار غضب مطلوب ہوتا ہے۔ اور گالی میں جو الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کی حقیقت مخاطب میں نہیں پائی جاتی۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص کی نسبت جس نے اس کا کوئی مالی نقصان کیا ہو غصہ میں کہدے۔ کہ تو سؤر یا کتا ہے۔ تو یہ دُشنام ہے۔ کیونکہ سؤر اور کتے کے الفاظ میں جو حقیقت پنہاں ہے۔ وُہ ایسی نہیں۔ کہ جو اس شخص میں پائی جائے۔ جس نے کسی کا مالی نقصان کیا ہو۔ لیکن اگر جو الفاظ استعمال کئے جائیں۔ وُہ مجازاً یا وصفاً اس حقیقت کو بیان کرتے ہوں۔ جو مخاطب میں پائی جاتی ہو۔ تو وُہ گالی نہیں۔ بلکہ اظہار حقیقت ہوگا اس تشریح کو سمجھنے کے بعد اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو دیکھے۔ جنہیں سخت کہا جاتا ہے۔ تو وُہ یہ اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ کہ مخالفین نے ظلم اور تعدی سے اس مقدس انسان کا مقابلہ کیا۔ جس کی تیرہ سو سال سے امت محمدیہ منتظر تھی۔ پس اس سے بڑھ کر بدی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جس کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امت محمدیہ کو بشارات دیں۔ جس کی اطاعت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا۔ اس کے خلاف انتہائی ظلم وستم اور شرارت سے کام لیا جائے۔ اور اسے بد سے بدتر قرار دیا جائے:-

قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ نبی اس وقت دُنیا میں مبعوث ہوتا ہے۔ جب ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ رونما ہو۔ خشکی اور تری ہر جگہ فسق و فجور کا بازار گرم ہو۔ اب بتاؤ۔ جب بھی کوئی نبی آئے گا۔ کیا وُہ یہ نہیں کہیگا کہ دُنیا میں بدکاری پھیل گئی ہے۔ اور مجھے خدا نے لوگوں کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ اگر یہی کہے گا۔ تو پھر اس کا یہ کہنا اظہار حقیقت ہوگا۔ نہ کہ دشنام دہی۔

پس نبی جب یہ کہنے پر مجبور ہے کہ علماء بدترین مخلوق ہو گئے ہیں۔ چھوٹے اور بڑے سب بگڑ گئے ہیں۔ تو یہ دشنام دہی نہیں۔ بلکہ اظہار حقیقت ہے۔ اور اسی اظہار حقیقت کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء اور عوام کو ان کی اندرونی کیفیات سے آگاہ کرنے کے لئے ان کے عیوب ان کے سامنے رکھے۔ اور اس وقت رکھے جب ان علماء نے آپ کے خلاف ظلم و شرارت کو انتہا تک پہنچا دیا:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا بیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا۔ جس کو دشنام دہی کہا جائے۔ بڑے دھوکے کی بات یہ ہے۔ کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے ہیں۔ اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے۔ بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو۔ اور اپنے محل پر چسپاں ہو۔ محض اس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے۔ دشنام دہی تصور کر لیتے ہیں۔ حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا ہے۔ جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے۔" (ازالہ اوہام ص۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کن لوگوں کی حقیقت بیان کی

دوسرا اصل جو سخت کلامی کے اعتراض کو حل کرتا ہے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مخالفین کے متعلق سخت الفاظ استعمال نہیں کئے۔ بلکہ آپ نے شریف طبقہ کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں

لیس کلامنا ھٰذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم (الہدیٰ ص۶) یعنی ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے۔ نیک علماء اس سے مستثنیٰ ہیں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

نعوذ باللّٰہ من ھتک العلماء الصالحین وقدح الشرفاء المھذبین سواءً کانوا من المسلمین او المسیحیین او الآریہ (لجۃ النور ص۶۲) یعنی ہم صالح علماء کی ہتک کرنے اور مہذب شرفاء کے متعلق طعنہ زنی کرنے سے خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خواہ اس قسم کے شریف الطبع لوگ مسلمانوں میں سے ہوں یا مسیحیوں یا آریوں میں سے۔

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"ایسے لوگ جو مولوی کہلاتے ہیں انصار دین کے دشمن اور یہودیوں کے قدم پر چل رہے ہیں۔ مگر ہمارا یہ قول کلی نہیں ہے راستباز علماء اس سے باہر ہیں۔ صرف خائن مولویوں کی نسبت لکھا گیا ہے" (اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۲ء ص۹)

"ایام الصلح" میں فرماتے ہیں:۔

"ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے۔ جو بدزبانی اور کمینگی کے طریق کو اختیار نہیں کرتے" (ٹائیٹل پیج صفحہ ۲)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کسی کتاب میں مخالفین کو کوئی گالی نہیں دی۔ جو سخت الفاظ سمجھے جاتے ہیں وہ اظہار واقعہ کے طور پر ہیں۔ نہ کہ دشنام دہی کے طور پر دوسرے ان الفاظ کا دائرہ نہایت محدود ہے۔ اور صرف وہی لوگ ان ذیل میں آتے ہیں۔ جو شرارتوں میں حد سے بڑھ چکے تھے۔ اور جنہوں نے ابتداءً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت فحش اور گندی گالیاں دیں۔ ایسی گالیاں کہ تہذیب ان کو نقل کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتی۔ مگر مخالفین کا یہ الٹا طریق ہے کہ وہ ان حقائق کو نظر انداز کر دیتے۔ اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ شور مچا دیتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں گالیاں دیں:۔

افسوسناک انتقال

میرے ماموں صاحب جو نہایت مخلص اور نیک احمدی تھے۔ اور بمقام ٹوپی اخوم صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے ہاں رہائش رکھتے تھے۔ ۲۱/۲۲ اکتوبر بعمر تقریباً ۷۵ سال وفات پا گئے۔ احباب جماعت سے دعائے مغفرت کے لئے درخواست ہے۔ نیز خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ مخالفین نے جو نہایت بارسوخ ہیں۔ دیوانی مقدمہ مکان کے متعلق دائر کر کے عدالت ماتحت میں ڈگری حاصل کر لی ہے جس کے متعلق اپیل دائر کی ہوئی ہے۔ احباب [illegible] کامیابی کے لئے [illegible] شمس الدین [illegible]

گورنمنٹ پنجاب اور مسلمانان پنجاب

نظربندوں، قیدیوں اور اخبارات کی ضمانتوں کی واپسی کا مطالبہ

اگرچہ تنفیذِ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں سکھوں نے مسلمانوں سے بے حد عدم رواداری و تنگ ظرفی کا اور گورنمنٹ پنجاب نے عاقبت نااندیشی کا سلوک کیا۔ لیکن باوجود اس کے اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ مسلمان مجموعی طور پر اس پُر آلام دور میں پُر امن اور پُر سکون رہے۔ اور باوجودیکہ ان کے نازک ترین جذبات سے کھیلا جا رہا تھا۔ مجموعی طور پر کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا۔ جو کسی کے نزدیک قابل اعتراض ہو۔ اب بھی وہ اپنے زخموں کے اندمال کے لئے وہی ذرائع اختیار کر رہے ہیں۔ جن کی از روئے قانون انہیں اجازت ہے۔ اور آئیندہ بھی وہ اسی راہ میں گامزن ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں

ان حالات میں فنانس ممبر گورنمنٹ پنجاب کے اس اعلان پر جو انہوں نے حال میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں دیا۔ سخت حیرت ہوئی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ محبوسین شہید گنج کی سوائے ان کے جو تشدد کے جرم میں ماخوذ ہو چکے ہیں رہائی کا اعلان کرنے اور نظر بندوں کی آزادی کا حکم دینے اور بعض اسلامی اخبارات کی ضمانتوں کے احکام کو منسوخ کرانے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ بشرطیکہ اسے اس بات کا اطمینان دلایا جائے۔ کہ بدامنی اور بدنظمی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔

یہ اعلان جہاں الم زدہ مسلمانوں کے مطالبات کے مقابلہ میں بہت کم وسعت رکھتا ہے۔ وہاں حکومت کے باخبر ہونے کے متعلق بھی کوئی اچھی رائے پیدا نہیں کرتا۔ مسلمانوں کی امن پسندی اور قانون کی پابندی جو انہوں نے اس صبر آزما اور پُر ابتلاء زمانہ میں دکھائی ہے۔ خود حکومت کے نزدیک مسلّم ہے۔ اور وہ اس بات کا اعتراف کر چکی۔ بلکہ اس کی قدردانی کے طور پر مسجد شاہ چراغ مسلمانوں کو دینے کا وعدہ کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ ظاہری حالات خود اس امر کے مصدق ہیں۔ کہ مسلمان غیر آئینی راہ اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب بھی اس بات کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ راولپنڈی کانفرنس میں مسلمانوں کی طرف سے سول نافرمانی کرنے کا کوئی ریزولیوشن پاس نہیں ہوا۔ پھر آئندہ کے لئے بھی اس قسم کے کوئی آثار نہیں۔ کہ مسلمان سول نافرمانی کریں گے۔ پھر فنانس ممبر کا یہ کہنا کہ گورنمنٹ محبوسین اور نظر بندوں کو اس وقت تک رہا کرنے کے لئے تیار نہیں جب تک اسے اس بات کا کامل اطمینان نہ ہو جائے۔ کہ مسلمان پُر امن رہیں گے معقولیت پر مبنی نہیں۔ مسلمانوں نے پنجاب میں اس وقت امن قائم رکھا۔ جب سارے ہندوستان میں کانگرس نے قانون شکنی کے ذریعہ آگ لگا رکھی تھی۔ اور ہمیشہ قانون کے پابند رہے۔ اب بھی وہ قانون شکنی سے پرہیز کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس وقت کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جسے قانون شکنی کی مد میں لایا جا سکے۔ پھر مولوی ظفر علی۔ سید حبیب وغیرہ ایسے زعماء کو نظر بند رکھنا اور قیدیوں کو رہا نہ کرنا اور مسلمان اخبارات کی ضمانتیں واپس نہ کرنا حکومت کے لئے قطعاً پسندیدہ امر نہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ نظر بند لیڈروں کو خواہ مخواہ کی تکلیف سے نجات دے۔ اور اخبار زمیندار و سیاست کی ضمانتیں منسوخ کر دے۔ تاکہ وہ جاری ہو کر اس نازک زمانہ میں مسلمانوں کی راہ نمائی کر سکیں۔

1925

لیڈرانِ احرار کی باہمی کشمکش کا ایک معمولی نظارہ

اگرچہ لیڈرانِ احرار آجکل سب سے زیادہ کوشش اس بات کی کر رہے ہیں۔ کہ ان کی اندرونی کشمکش جو ذاتی فوائد اور اغراض حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھکر قدم مارنے کی وجہ سے نہایت ہی خطرناک حد تک پہونچ چکی ہے۔ اس پر پردہ پڑا رہے۔ چنانچہ ان میں کا کوئی شخص جب اپنے کسی مطالبہ پر اڑ جاتا ہے۔ اور باقیوں کو خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ ان کے مزید رازہائے سربستہ کی نقاب کشائی کر کے ان کی ذلت و رسوائی میں اضافہ کر دیگا۔ تو جھٹ اس کے آگے جھک جاتے اور فوراً اس کا مطالبہ پورا کر دیتے ہیں لیکن پھر بھی تاڑنے والے تاڑ جاتے ہیں۔ اور اصل حقیقت الم نشرح کر کے نہایت ہی قابل تعریف قومی و ملی خدمت سرانجام دیتے رہتے ہیں۔

یہی فرض ادا کرتے ہوئے حال میں جب اخبار "احسان" نے یہ راز منکشف کیا۔ کہ ۲۷ر اکتوبر کو احرار کی مجلس عاملہ کا جو اجلاس ہوا۔ اس میں سید محمد داؤد صاحب غزنوی جنرل سیکرٹری مجلس احرار نے شرکت نہیں کی۔ اور انہوں نے جنرل سیکرٹری شپ اور مجلس کی رکنیت سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ نیز ان کے علاوہ مجلس احرار سے اور علیحدگیوں کی بھی توقع ہے۔ تو "ترجمانِ احرار" کے مہتمم اعلےٰ اور مختارِ کل "تاج صاحب" پردہ پوشی کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے۔ وہ اس بات سے تو انکار نہیں کر سکے۔ کہ مولوی محمد داؤد صاحب نے استعفےٰ نہیں دیا۔ بلکہ اس کی تصدیق کی ہے۔ البتہ یہ لکھا ہے۔ کہ استعفےٰ دینے کی وجہ "بیماری کی حالت اور آشوب چشم کی موجودگی" ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"کل صبح حضرت مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی نے مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ وہ بیماری کی حالت اور آشوب چشم کے صبر آزما آزار کی موجودگی میں مجلس احرار کے اتنے بڑے ذمہ دارانہ عہدہ پر فائز رہنا نہیں چاہتے۔ خرابی صحت انہیں بادلِ ناخواستہ ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی کو مجبور کیا۔ کہ بیماری کے باوجود اور آشوب چشم کے ہوتے ہوئے انہیں اپنے ساتھیوں کے دوش بدوش خدمتِ ملک و ملت کے لئے حسب سابق کمربستہ رہنا چاہئے۔ مسلسل کام اور بے آرامی کی وجہ سے کسی دوست کی صحت بھی اس قابل نہیں رہی۔ کہ مزید تکالیف کا آسانی سے مقابلہ کیا جا سکے۔ مگر اللہ کے بھروسہ پر اسلام کے سپاہیوں کو آخری سانس میدان عمل میں لینے چاہئیں"۔

اس کے بعد لکھا ہے۔ "مولانا محمد داؤد صاحب نے خندہ پیشانی سے صدر محترم کے مشورہ کو قبول فرمایا" اور ثبوت یہ پیش کیا ہے۔ کہ غزنوی صاحب نے دوسرے احراری لیڈروں کے ساتھ "کھانا بھی ایک ہی جگہ کھایا"۔ اگر کھانے پینے کا ہی جھگڑا تھا۔ تو وہ تو طے ہو گیا۔ اور اگر آئندہ بھی "ایک ہی جگہ" یا "ایک ہی جیسا" کھانے کا انتظام قائم رہا۔ تو پھر شاید استعفےٰ دینے تک نوبت نہ پہونچے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس طرح "بیماری کی حالت اور آشوب چشم" کیونکر دور ہو گیا۔ اور غزنوی صاحب کیونکر "مجلس احرار کے اتنے بڑے ذمہ دارانہ عہدہ پر فائز رہنے" کے قابل بن گئے۔ اگر انہوں نے استعفےٰ اس لئے دیا تھا۔ کہ وہ دیانتداری کے ساتھ سمجھتے تھے۔ بوجہ بیماری مفوضہ فرائض بجالانے کے قابل نہیں رہے۔ تو پھر ان کے لئے ضروری تھا۔ کہ "صدر محترم کے مشورہ" پر اپنی دیانتداری کی بھینٹ نہ چڑھاتے اور جس کام کے کرنے کا اپنے آپ کو اہل نہیں پاتے تھے۔ اسے نہ چمٹے رہتے۔ لیکن اگر استعفےٰ دینے کی کوئی اور وجہ تھی۔ اور وہ ایک دفعہ "ایک ہی جگہ" کھانا کھا لینے سے دُور ہو گئی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بیماری کا عذر محض بہانہ سازی تھی۔ اصل حقیقت کچھ اور تھی۔

قضیہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمانوں کی جو مجلس اتحاد قائم ہوئی۔ اور جس میں داؤد صاحب غزنوی احرار کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے جب انہیں مجلس کا سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ تو چند دن کے بعد انہوں نے بیماری کے عذر کی بناء پر استعفےٰ دے دیا۔ اور اس پر اتنا اصرار کیا۔ کہ کسی صورت میں اسے واپس لینے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اگر اس وقت بھی غزنوی صاحب کو وہی بیماری لاحق تھی۔ جو اب ہے۔ اور جس کا فوراً ہی کامیاب علاج میسر آگیا۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ ان پر اس قسم کی بیماری کے دورے مختلف اوقات میں پڑتے رہتے ہیں۔ اس وقت اگر صحیح علاج ہو جائے۔ تو وہ اچھے بھلے ہو جاتے ہیں۔ ورنہ ان کی کام کرنے کی طاقت کلیتہً سلب ہو جاتی ہے۔ اور انہیں استعفےٰ منظور کرائے بغیر چین نہیں آتا۔

پچھلے دنوں "الفضل" میں میرا ایک مضمون "مجاہد" کے ادارہ تحریر کے بعض عجائبات کے متعلق شائع ہوا تھا۔ جس میں دیگر امور کے علاوہ میں نے واقعات کی بناء پر یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ماسٹر تاج صاحب لدھانوی اور علامہ حسین میر امرتسری ایک دوسرے کے رقیب بنکر دفتر "مجاہد" میں براجمان ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کی کوشش یہ ہے۔ کہ لیلائے "مجاہد" پر بلا شرکت غیرے قبضہ جمالے۔ اور مدمقابل کو ایسا پچھاڑے۔ کہ وہ چاروں شانے چت گرے۔ کئی دنوں کے بعد باقی امور کو چھوڑ کر تاج صاحب نے اس طرف توجہ فرمائی۔ اور "میں بیمار ہوں" کی دہائی دیتے ہوئے دفتر مجاہد سے علیحدہ ہو جانے کی وہی وجہ پیش کی۔ جو داؤد صاحب غزنوی نے بیان کی۔ چنانچہ لکھا "الفضل نہایت وثوق سے اعلان کر رہا ہے۔ کہ تاج اور علامہ صاحب میں سخت رقابت ہے۔ اور اقتدار کی جنگ ہے۔ اور یہاں یہ عالم ہے۔ کہ میں نے جب قادیان واپس جانے کا ارادہ کیا۔ علامہ موصوف نے چودھری افضل حق صاحب کو مجبور کرنا شروع کیا۔ کہ تاج کو قادیان نہ جانے دیا جائے۔ بہر حال **جان ہے تو جہان ہے میری صحت اب مزید شب بیداری کی متحمل نہیں ہو سکتی۔** میرا ارادہ ہے۔ کہ سفر کے قابل ہو جاؤں۔ تو فوراً قادیان پہونچ جاؤں"۔

اس سلسلہ میں قابل دریافت امر صرف یہ ہے۔ کہ اگر تاج صاحب یہ کہکر "میدان" سے بھاگ جانے کا اعلان کرنے میں حق بجانب ہو سکتے ہیں۔ کہ "جان ہے تو جہان ہے"۔ تو داؤد صاحب غزنوی کیوں یہی طریق اختیار نہیں کر سکتے۔ بہر حال بیماری کا بہانہ ایک دلچسپ بہانہ ہے۔ جو احرار کے خوب کام آرہا ہے۔ داؤد صاحب غزنوی کو بیماری لاحق ہوئی۔ اور وہ کام کرنے کے ناقابل ہو گئے۔ مگر ایک ہی دفعہ دیگر احرار کے ساتھ ایک جگہ کھانا کھاتے ہوئے انہیں آب حیات کا ایسا جام پلا دیا گیا۔ کہ ان کی تمام طاقت عود کر آئی۔ اسی طرح تاج صاحب بیمار ہوئے۔ مگر ادھر انہوں نے دفتر مجاہد سے جانے کا اعلان کیا۔ ادھر ان کی بیماری نے ان سے منہ موڑ کر علامہ حسین میر کی طرف رُخ کر لیا۔ حتیٰ کہ جب بیچارے علامہ صاحب کو مجاہد کے دفتر سے نکال دیا گیا۔ تو تاج صاحب بالکل صحت یاب ہو گئے۔ اور پھر انہیں قادیان آنے کی خواہش نہ رہی۔ اب علامہ صاحب تو گلی کوچہ "خرابی صحت" کا رونا روتے پھر رہے ہیں۔ اور تاج صاحب "مجلس احرار کے ساتویں سرتاج" بن کر دفتر مجاہد میں دندنا رہے ہیں۔

آغا شاد کاشمیری

وکالت کے امتحانات میں کامیابی

ایل۔ ایل۔ بی:۔ چودھری غلام احمد صاحب۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم۔ کمپارٹمنٹ
ایف۔ ای۔ ایل:۔ راجہ محمد سہراب صاحب۔ صوفی عبدالرحیم صاحب۔ (نامہ نگار)

ریاست چمبہ میں احمدیت کی نمایاں فتح

احرار کے مایۂ ناز مبلغ کو شکستِ فاش

گذشتہ ایام میں آریہ سماج چمبہ کے مقررین نے خدا تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لغو۔ لچر اور نہایت گندے اعتراضات کئے۔ اس پر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام چمبہ نے آریہ سماج کو چیلنج کیا۔ سماج نے اسے منظور کر لیا لیکن بعد میں اپنی کمزوری محسوس کرتے ہوئے تاریخ معینہ سے چار دن پہلے گریز کر گیا۔ آریہ سماجیوں کے اعتراضات سے غیور مسلمان بے حد برافروختہ تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ ان کے جواب دئے جائیں۔ مگر بعض بے غیرت لوگوں نے یہ نامناسب سمجھا کہ احمدی اعتراضات کے جواب دیں۔ اور انہوں نے لال حسین اختر کو جواب دینے کے لئے نہیں بلکہ احمدیوں کی مخالفت کرنے کے لئے بلا لیا۔ اس نے آتے ہی یہ لیکچر دیا کہ اے آریہ بھائیو ہم اور تم ایک ہیں تم نے کوئی ناروا بات نہیں کہی۔ یہ مرزائی خواہ مخواہ ہم میں اور تم میں فساد ڈالنا چاہتے ہیں۔ آؤ ہم معاہدہ کر لیں کہ آئندہ ایک دوسرے کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ ہاں مرزائیوں کی ہم اور تم مل کر اچھی طرح خبر لیں۔ مرزائیوں کو ہم کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ آپ لوگ انہیں آئندہ اسلام کا نمائندہ تصور نہ کریں۔

قصہ کوتاہ ۱۳ اکتوبر کو لال حسین نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام چمبہ کو تحریری چیلنج بھیجا۔ جسے منظور کر لیا گیا۔ اور تاریخ مناظرہ ۳ نومبر ۱۹۳۵ء مقرر ہوئی۔ مگر اسی روز جب مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل قادیان سے آگئے۔ تو انہوں نے تاریخ مناظرہ تبدیل کر کے مناظرہ کے لئے مولوی صاحب کو پیش کر دیا۔ اور مناظرہ کی تاریخیں ۱۴ اور ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء مقرر ہوئیں۔

پہلے دن حیات مسیح علیہ السلام پر مناظرہ ہوا مدعی مولوی لال حسین تھا۔ اس نے جس قدر دلائل پیش کئے ان کو اس قدر صفائی سے احمدی مناظر نے رد کر دیا کہ اس کا اعتراف خود غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب نے کیا دوسرے روز مناظرہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تھا۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب نے ۲۷ دلائل قرآن اور احادیث سے پیش کئے۔ جن کا کوئی جواب لال حسین سے بن نہ پڑا۔ ان غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام جنہوں نے مناظرہ سنا اور بعد میں احمدی مناظر کی کامیابی اور لال حسین کی شکست کے متعلق رائے لکھ کر دی حسب ذیل ہیں۔

لالہ سوہن لعل صاحب۔ لالہ بنسی لعل صاحب۔ مسٹر معظم خان صاحب۔ مرزا رحیم بیگ صاحب مسٹر غلام محی الدین صاحب۔ مرزا رستم بیگ صاحب۔ خاکسار۔ سکرٹری انجمن احمدیہ چمبہ

ہنگامی صلح کا دن منایا جائے

اعلحضرت شہنشاہ معظم کی خواہش کے مطابق ہنگامی صلح کے دن یعنی ۱۱ نومبر کو اس وقت جب میموریل سروس کے دوران میں دن کے گیارہ بجے دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائیگی۔ سلطنتِ متحدہ کے اندر کلیساؤں میں میموریل سروس منعقد کی جائے گی۔

جناب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے پنجاب گورنمنٹ کو اپنی اس خواہش سے مطلع کیا ہے۔ کہ ہنگامی صلح کا دن ہندوستان میں بھی اسی طرح منایا جائے۔ اور ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر کو امید ہے کہ ریلوے وقت کے مطابق دن کے گیارہ بجے دو منٹ خاموشی اختیار کرنیکے واسطے پنجاب بھر کے اندر انتظامات کئے جائینگے۔ جناب ممدوح جملہ طبقات کے لوگوں کو پیغام دیتے ہیں کہ وہ ہنگامی صلح کا دن منانے میں شرکتِ عمل سے کام لیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

وصایا

نمبر ۴۳۵۷:۔ منکہ شیخ غلام قادر ولد الٰہی بخش قوم گگے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۵/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زمین تین گھماؤں دو کنال ایک مکان خام اور قطعہ سفید برائے مکان ... جس کی کل قیمت تقریباً ایک ہزار ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ اپنی آمدہ کا ۱/۱۰ حصہ جو کہ اس وقت پندرہ روپے ہے۔ جو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کارکن ہونے کی حیثیت سے پاتا ہوں۔ میں تازیست ماہوار آمد پر اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کیا جائیگا ؛

العبد۔ نشان انگوٹھا غلام قادر ۱۵/۴/۳۵ ؛ گواہ شد:۔ غلام حسین مولوی فاضل محلہ دارالرحمت گواہ شد:۔ غلام احمد متعلم جامعہ احمدیہ محلہ دارالرحمت

نمبر ۴۳۶۹:۔ منکہ محمد سلیم ولد قاضی محمد حسین صاحب قوم قاضی پیشہ تبلیغ عمر قریباً ۲۴½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۸/۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ تنخواہ -/۴۵ ماہوار ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔ میں اپنی تنخواہ کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا۔ موجودہ وقت میں پندرہ فیصدی حصہ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی وبیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ادا کردونگا۔ اور نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛

العبد۔ محمد سلیم عفی عنہ مبلغ جماعت احمدیہ ۸/۶/۳۵ ؛
گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ قادیان۔
گواہ شد:۔ یوسف علی کارکن امور عامہ۔ قادیان

نمبر ۴۳۶۷:۔ منکہ جلال الدین شمس ولد میاں امام دین صاحب قوم کشمیری پیشہ تبلیغ عمر تقریباً ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۸/۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میری تنخواہ -/۷۰ روپے ماہوار ہے۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔ اپنی تنخواہ کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا۔ موجودہ وقت میں ۱۵ فیصدی وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی وبیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کردوں گا۔ اور نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ؛

العبد:۔ جلال الدین شمس ۸/۶/۳۵ ؛ گواہ شد:۔ عطا محمد محرر دعوۃ وتبلیغ قادیان ؛ گواہ شد:۔ شیخ یوسف علی کارکن دفتر امور عامہ ؛

درخواست ہائے دعا:۔ ۱۔ میری بھاوج صاحبہ کچھ دنوں سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ تمام احمدیوں سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کیلئے دعا کریں۔ (صوبیدار ڈاکٹر سید محمد حسین انڈین مڈل ہاسپٹل ملتان چھاؤنی) ۲۔ حاجی عبدالکریم صاحب احمدی کی لڑکی رضیہ عرصہ ایکماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب عزیزہ کی صحتیابی ...

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں!

روما ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شمال مشرقی ابی سینیا میں دریائے ستنت کے کنارے اماگو کے قریب اطالوی اور حبشی افواج میں زبردست جنگ ہوئی۔ جس میں حبشیوں کو شکست فاش ہوئی۔ اور متعدد حبشی سپاہی قید کر لئے گئے۔

عدیس آبابا ۳۱ اکتوبر۔ ابی سینیا کے سرکاری حلقوں کو اطلاع ملی ہے۔ کہ اٹلی کی فوجیں صحرائے داناکیل کے پار موسیٰ علی کی پہاڑی کے شمال ڈیسی پر حملہ کرنے کی تجویز کر رہی ہیں۔ شہنشاہ حبشہ اطالوی ہوائی جہازوں اور توپوں کے متحدہ حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اس محاذ کو جانے والے ہیں بہت سے قبائلی لیڈر بھی اپنے اپنے گروہوں سمیت ڈیسی کی طرف کوچ کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے ہزاروں عورتیں بھی روانہ ہو گئی ہیں ابی سینیا کی کابینہ کے اکثر ممبر بھی محاذ جنگ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

اسمارہ ۳۰ اکتوبر۔ ایریٹریا کے محاذ پر بھی ایک زبردست معرکہ کی توقع کی جاتی ہے محاذ کے عقب میں سڑکوں کی تعمیر سامان جنگ اور پانی کے ذخائر جمع کرنے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ حبشی سپہ سالار راس کاسا اطالیہ کے دائیں محاذ پر زبردست حملہ کرنے کی طیاری کر رہا ہے۔ مغربی علاقہ میں سوڈان کی سرحد کے قریب بھی غنیم کی افواج سرگرم نظر آتی ہیں حبشی سپہ سالار بھی چالیس ہزار سپاہیوں کے ساتھ نبرد آزمائی کے لئے مستعد ہے

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ فرانس کے بحری مدبرین جو آج لنڈن وارد ہوئے۔ وہ اس یادداشت کے مطابق جو ایم لاوال نے ۲۴ اکتوبر کو بھیجی تھی۔ برطانیہ اور فرانس کے بحری تعاون کی تجاویز مرتب کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ بوقت ضرورت فرانس بحیرہ روم میں نہ صرف بحری بیڑے سے برطانیہ کی مدد کرے گا بلکہ اپنی فضائی طاقتوں کا الحاق بھی برطانیہ کے ہوائی بیڑے سے کر دے گا۔ ماہرین اس ص

بات پر غور کریں گے کہ فرانس بندرگاہوں اور فضائی مستقرات پر برطانیہ کو کس حد تک اختیارات دئے جائیں۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ سر سیموئل ہور نے ایک تقریر میں ان تمام الزامات کی تردید کی جو برطانیہ پر عائد کئے جا رہے ہیں اور کہا گیا ہے کہ برطانیہ اٹلی کے ساتھ مل کر لیگ کو غلط راستہ پر لے جانا چاہتا ہے۔ سر ہور نے کہا کہ ابی سینیا کا نمائندہ پریس کے دفتر خارجہ کے ساتھ بعض اہم معاملات کے متعلق صرف اس لئے گفتگو کرتا رہا۔ کہ جانبین میں کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہو اور اگرچہ ابھی تک کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ لیکن جس وقت کوئی نتیجہ برآمد ہوا لیگ کو اس سے فوراً مطلع کر دیا جائیگا اگر کوئی فیصلہ ہوا تو لیگ کے قوانین کی حدود میں ہوگا اور ایسا ہوگا جو لیگ۔ ابی سینیا اور اطالیہ تینوں کے لئے قابل قبول ہو۔ نیز کہا کہ برطانیہ کی دماغی طاقت کا استحکام قیام امن کے لئے ہے اور لیگ کے مواثیق کے عین مطابق ہے۔

عدیس آبابا ۳۱ اکتوبر۔ بربرہ کا پیغام مظہر ہے۔ کہ برٹش سمالی لینڈ سے اسلحہ بارود وغیرہ ابی سینیا لے جا رہا ہے۔ اور حبشہ کا ایک جرنیل اس کی نگرانی پر مقرر ہے۔

ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حبشی جرنیل راس کاسا نے اطالیہ کے بار برداری کے ۹۳۸ جانوروں اور ۱۸۰ اطالویوں کو گرفتار کیا ہے۔ توپوں۔ رائفلوں اور بارود پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ ص

۴ **لنڈن** ۳۱ اکتوبر۔ عدیس آبابا سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل سینکڑوں نئی مشین گنیں غیر ممالک سے وہاں پہنچ گئی ہیں

عدیس آبابا ۳۱ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اطالوی لوگوں کے ایک گروہ کو جو پادریوں کے لباس میں اطالوی پراپیگنڈا کر رہا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس اعلان میں اس بات کی بھی تردید کی گئی ہے کہ کوئی حبشی سردار اطالویوں سے نہیں ملا۔ صرف ایک سردار بادشاہت کے لالچ میں آ کر اطالوی لشکر سے جا ملا تھا لیکن اطالویوں کے سلوک سے تنگ آ کر وہ پھر حبشی

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

احمد آباد ۳۱ اکتوبر۔ ڈاکٹر امبیدکار نے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے جنرل سکرٹری سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تبدیلی مذہب یقینی ہے۔ کیونکہ مجھے ہندوؤں کی طرف سے سخت مایوسی ہو گئی ہے۔ ہندو آئندہ سو سال تک بھی چھوت چھات دور نہیں کر سکیں گے۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ آج بلدیہ لاہور کے اجلاس میں بعض امور کے تصفیہ پر ہنگامہ برپا ہو گیا۔ دو ممبروں کی آپس میں گالی گلوچ تک بھی نوبت پہنچی۔

پشاور ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے نواب صاحب دھر ... ہو گیا۔ دھر ایک ریاست ہے جو ملاکنڈ کی سرحد پر واقع ہے۔

راولپنڈی ۳۱ اکتوبر۔ موضع ... ضلع اٹک میں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان فساد کی تفاصیل مظہر ہیں۔ کہ فساد میں سکھوں نے آتشیں اسلحہ کا استعمال کیا۔ اور تین سکھ اور ۱۱ مسلمان مجروح ہوئے۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ ڈاکٹر محمد عالم اور ملک برکت علی نے لاہور کے ستر مسلمانوں کی طرف سے اس امر کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو مسجد شہید گنج میں نماز کی ادائیگی کا حق دیا جائے۔ اور گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے نام امتناعی احکام جاری کر دئے جائیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے حق ادائیگی نماز سے تعرض نہ کریں۔ نیز یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ عدالت گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو حکم دے کہ وہ مسجد کو از سر نو اس شکل میں تعمیر کر دے جس شکل میں وہ انہدام سے پہلے تھی۔

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ عدن اور پورٹ سعید کی ہوائی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے حکومت ہند نے ایک ہندوستانی توپ خانہ کو وہاں بھیجنا منظور کر لیا ہے۔ اس کے تمام اخراجات گورنمنٹ برطانیہ ادا کرے گی۔

بمبئی ۳۱ اکتوبر۔ آج مسلمانوں کے ایک وفد نے ڈاکٹر امبیدکار سے ملاقات کر کے ان پر اسلام کی خوبیوں کو واضح کیا۔

لکھنؤ ۳۱ اکتوبر۔ پنڈت مالویہ نے آج گورنر یوپی سے ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب گفتگو کی۔ نمائندہ پریس کے دریافت کرنے پر گفتگو کی نوعیت کا انکشاف کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا۔

پشاور ۳۱ اکتوبر۔ وادی قرم کو تپ دق سے محفوظ رکھنے کے لئے پولیٹیکل ایجنٹ نے اعلان جاری کیا ہے۔ کہ آئندہ گرمیوں میں برطانوی ہند کا کوئی ایسا باشندہ اس وادی میں داخل نہ ہو سکے گا۔ جن کے پاس سول سرجن کا مصدقہ سرٹیفکیٹ نہ ہوگا۔ کہ وہ تپ دق سے محفوظ ہے۔

سری نگر ۳۱ اکتوبر۔ حکومت کشمیر نے علاقہ کنڈی کے باشندوں کی پانی کی قلت کی وجہ سے ناگفتہ بہ حالت کو دور کرنے کے لئے بیس ہزار روپیہ کی منظوری دیدی ہے۔ اس وقت لوگوں کو کئی کئی میل سے پانی لانا پڑتا ہے۔

الہ آباد ۳۱ اکتوبر۔ یقینی طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ نئے آئین کے ماتحت یوپی کے وزیر اعظم نواب صاحب اوف چھتاری ہی ہوں گے۔

امرتسر ۳۰ اکتوبر۔ فتح گڑھ چوڑیاں کے مسلمان پارچہ بافوں نے اعلان کیا ہے کہ مولوی محمد ابراہیم قائد فرقہ اہل حدیث نے ان کے گاؤں میں آ کر پارچہ بافوں کے خلاف اس قدر سخت تقریر کی ہے۔ کہ اس سے ان میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا ہے اور وہ مولویوں کے آئے دن کے فتووں سے تنگ آ گئے ہیں

راولپنڈی ۳۱ اکتوبر۔ کل پولیس نے باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں مسجد راولپنڈی کے ایک امام کو گرفتار کیا۔

منا گوا (وسطی امریکہ) ۳۱ اکتوبر۔ شمالی ساحل پر سخت طوفان آب و باد کے نتیجہ میں شہر گریس آئس ایڈ ائس بالکل تباہ ہو گیا ہے اور کئی گاؤں زمین سے پیوست ہو گئے ہیں دس ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں

امرتسر ۳۱ اکتوبر۔ گیہوں تیار ۳ روپے ۹ ر چھ پائی۔ گھی تیار ۲ روپے ۳ ر ۶ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۱ ر چاندی دیسی ۶۵ روپے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی